آداب بندگی

ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ کے قریب صحراء میں جارہے تھے ۔ زاد راہ ساتھ تھا۔ کھانے کا وقت ہوا۔ احباب دستر خوان لگانے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان جو پاس ہی بھیڑیں چرا رہا تھا، آیا اور سب کو سلام کیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میاں! اچھے وقت پر آئے ہو، آؤ کھانا کھاؤ۔ نوجوان نے متانت سے کہا: شکریہ میں روزے سے ہوں۔ نوجوان چرواہے کی بات سن کر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی حیرت ہوئی، آپ نے فرمایا: صحراء کی شدید گرمی میں، پہاڑوں میں، بھیڑیں چرا رہے ہو اور روزے سے ہو؟ معاً آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ نوجوان کا امتحان لینا چاہئے، چنانچہ آپ نے کہا: کیا ایک بھیڑ بیچو گے، اچھی قیمت دوں گا افطاری کے لئے گوشت بھی دوں گا۔

"یہ بھیڑیں میری نہیں میرے مالک کی ہیں" نوجوان نے اسی متانت سے جواب دیا۔

"اپنے مالک سے کہنا بھیڑیئے نے کھالیا" حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی امانت و دیانت کو پرکھنے کے لئے یہ ترکیب سجھائی۔

ترکیب سن کے نوجوان کو غصہ آگیا اور فوراً مجلس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

آسمان کی طرف انگلی اٹھائے چلتا جاتا اور کہتا جاتا" میں اللہ کو کیا جواب دوں گا میں اللہ کو کیا جواب دوں گا"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ چرواہے کا جملہ دہراتے جاتے اور روتے جاتے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آئے تو چرواہے کے مالک سے ملے، بھیڑوں سمیت چرواہے کو خرید ااور آزاد کر دیا۔

ایک مومن اسی طرح ہر وقت اللہ کے وجود کا احساس رکھتا ہے، وہ نہ کسی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے نہ ہی کسی گناہ میں ملوث ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہے سن رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندہ مومن کا تعلق بڑا احساس ہوتا ہے۔

کہاں وہ رب، سب سے بے نیاز اور کہاں یہ بندہ عاجز، سراپا احتیاج۔ ضروری ہے کہ اس تعلق میں ان آداب کا لحاظ رکھا جائے جو ذات باری تعالیٰ کے شایان شان اور بندہ ناچیز کے مناسب حال ہوں جیسے:

۱- بندہ شرک باللہ کی آلودگیوں سے بالکل پاک صاف ہو، صرف اللہ کی بندگی کے لئے یکسو ہو، اللہ ہی کو اپنا خالق جانے، عبادت و بندگی کا حقدار صرف اللہ کو مانے، اللہ نے فرمایا:

﴿ وَٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشۡرِكُواْ بِهِۦ شَيۡـٔٗاۖ ﴿٣٦﴾ ﴾ (النساء: ٣٦)

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

۲- بندگی اور عبادت میں اخلاص ہو، اعمال کے قبول ہونے کی بنیادی شرط ہی اخلاص ہے اللہ کی خوشنودی سے ہٹ کر ریاکاری اور نمود و نمائش یا کسی اور محرک کے تحت انجام پانے والے کام اس کے یہاں قبول ہی نہیں کیئے جاتے، اس کا واضح اعلان ہے:

﴿ فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا ﴿١١٠﴾ ﴾ (الكهف: ١١٠)

پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

۳- بندہ اللہ کے خوف سے لرزاں رہے کیوں کہ جس ذات سے وہ تعلقات استوار کر رہا ہے وہ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے، وہ سب کو دیکھتا اور سنتا ہے حتی کہ سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہے، ایسے میں ایک بندہ مسلم چاہے خلوت ہو یا جلوت ہر حال میں اس کی اطاعت پر کمربستہ اور اسکی نافرمانی سے کوسوں دور رہتا ہے، رسول اللہ ﷺ سے "احسان" کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "أن تَعبدَ الله كأنَّكَ تراه، فإن لم تكُنْ تَراه فإنَّه يَراكَ" اس کی عبادت ایسے کرو کہ جیسے اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (متفق علیہ)

۴- بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کا خواہاں ہوتا ہے، اس کا ایمان ہی اس بات پر ہوتا ہے کہ بس اللہ کی ذات ہی ہے جو دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور روکنا چاہے تو کوئی دے نہیں سکتا، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لہذا صرف اسی کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے اور مدد کا خواستگار ہوتا ہے، اس کو اللہ نے یہی سکھایا ہے: ﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلۡمُلۡكِ تُؤۡتِي ٱلۡمُلۡكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلۡمُلۡكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُۖ بِيَدِكَ ٱلۡخَيۡرُۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿٢٦﴾ ﴾ (آل عمران: ٢٦)

کہو' خدایا' ملک کے مالک' تو جسے چاہے حکومت دے اور جسے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت بخشے اور جسے چاہے ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: "وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ" تم جب بھی مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد چاہو تو اللہ سے چاہو۔

۵- بندہ مومن صرف اللہ کی محبت کا دم بھرتا ہے یہی محبت اسے اللہ کی فرمانبرداری کے سانچے میں ڈھال دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ﴿١٦٥﴾ ﴾ (البقرة: ١٦٥) جو لوگ ایمان لائے وہ سب سے زیادہ اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

۶- احکام الٰہی کی تعظیم مرد مومن کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے، احکام الٰہی سن کر وہ عمل کے لئے لپکتا ہے اسی طرح حرام چیزوں سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ احکام اللہ کی بجا آوری میں نہ تو وہ سستی دکھاتا ہے اور نہ ہی ہلکا لیتا ہے، بلکہ وہ جانتا ہے کہ تقویٰ کا زاد راہ زیادہ سے زیادہ مستعدی ہی سے اکٹھا کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ ﴾ (الحج: ٣٢) اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقوی سے ہے۔

۷- بندہ مومن اللہ کی متعین کردہ حدود کی خلاف ورزی برداشت نہیں کرتا، چنانچہ جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی گناہ کر رہا ہے یا گناہ پر اصرار کر رہا ہے تو اس کی ایمانی غیرت جاگ اٹھتی ہے اور وہ آگے بڑھ کر اسے روک دیتا ہے، وہ برداشت نہیں کر سکتا ہے کہ کوئی اللہ کے دین کو برا بھلا کہے یا اس کی کتاب کے سلسلہ میں غلط الفاظ زبان سے نکالے یا اس کے رسول ﷺ کی شان میں کوئی نازیبا الفاظ کہے یا گستاخی کرے، ایسے مواقع پر اس کی آتش غضب بھڑک اٹھتی ہے وہ ان سب کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہے۔

۸- بندہ مومن اپنے سارے معاملات میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِي لَا يَمُوتُ ﴿٥٨﴾ ﴾ (الفرقان: ٥٨) اے نبی ﷺ اس اللہ پر بھروسہ رکھو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ ﴾ (الطلاق: ٣) جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لئے وہ کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔

توکل کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: " لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى الله حَق تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كمَا يَرْزُقُ الطيْرَ، تغدو خِمَاصاً وَتَرُوحُ بِطَاناً" اگر تم لوگ اللہ پر بھروسہ کرو جیسا کہ کرنا چاہئے تو تم ایسے روزی پاؤ جیسے کہ پرندے پاتے ہیں، صبح کو خالی پیٹ جاتے اور شام کو آسودہ ہو کر آتے ہیں۔(ترمذی)

۹- بندہ مومن اللہ کی مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کئے رہتا ہے۔یہی اس کے ایمان کا تقاضا بھی ہے اور عملی اعلان بھی وہ ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے۔ زبان پر کبھی حرف شکایت نہیں لاتا کہ اللہ نے میرے ساتھ یہ کیا کر دیا ہے،وہ ہر حال میں رضا بالقضا کا سچا نمونہ ہوتا ہے،اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ ﴾ (البقرة: ١٥٥ — ١٥٧)

اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، جان ومال کے نقصانات، اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کرینگے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے، انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایت ہو گی، اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی، اور ایسے ہی لوگ راست رہ ہیں۔

۱۰- بندہ مومن صرف اللہ کی سچی قسم کھاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إن الله عزّ وجلّ ينهاكُم أن تَحلِفُوا بآبائكم، فمن كان حالفاً فليحلفْ بالله أو ليَسْكُتْ" لوگو! اللہ نے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمادیا ہے، جسے قسم کھانی ہو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔(متفق علیہ)

۱۱- بندہ مومن اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ساری نعمتیں اسی کی عطا کردہ ہیں،ان کی شکر گزاری ہر پہلو سے لازمی اور ضروری ہے،وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کو سامنے رکھتا ہے: ﴿ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِى لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ ﴾ (إبراهيم: ٧) اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور نوازوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔

۱۲- توبہ اور رجوع اور انابت الی اللہ بندہ مومن کا شیوہ ہوتا ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ

﴿ ٨ ﴾ (التحریم: ٨) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے خالص توبہ کرو، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے ،اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہو نگی۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ وَتُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ ﴾ (النور: ٣١) اے مومنو' تمام لوگ اللہ سے توبہ کرو شاید کہ کامیاب ہو جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ» اے لوگو! اللہ کے دربار میں توبہ کرو، میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتاہوں (مسلم)

یہ ہیں بندگی رب کے آداب جنہیں ایک مسلمان اللہ سے تعلق استوار کرنے میں برتتا ہے۔ اللہ کی نعمتیں پا کر سراپا شکر و سپاس، خیال جرم پر پشیماں، اللہ کی نافرمانی پر نادم و شرمندہ، ندامت شرمندگی میں مخلص، اللہ پر مکمل بھروسہ اور اعتماد، اس کی رحمت کا طلبگار اور اس کے عذاب سے لرزاں اور ترساں، راضی برضا، صبر و ثبات کا خوگر، ذکر الہی میں رطب اللسان، جھوٹی قسموں سے نفور، صرف اور صرف اللہ سے مدد کا خواستگار، اللہ کی یاد میں غرق اور خلوت و جلوت میں اللہ کی ذات کی طرف متوجہ اور یکسو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہیں کچھ بندگی رب کے آداب جن کے بغیر تعلق باللہ کی لذت محال ہے۔